منگوایا جائے گا اس طرح ان ملکوں سے بہت اچھے مراسم قائم ہو جائیں گے اور ادائیگی ڈالرز میں کی جائے گی۔ پاکستان کو آئی ایم ایف سے زیادہ سے زیادہ ادھار لینا ہوگا جن کی شرطوں کی وجہ سے پاکستان کے عوام اپنے استعمال کی بجلی' گیس پر زیادہ قیمتیں ادا کریں گے۔ اس طرح ان کے پاس خانخواہ رقم نہیں بچے گی جو وہ بینکوں میں جمع رکھیں۔ ہم اس بات پر ہمیشہ فکرمند رہے کہ بینک میں رقم ہو اور آدمی اپنے اوپر خرچ نہ کرے تو ایسے سرمایے کا کیا فائدہ؟

پاکستان میں زیادہ گاڑیوں کی وجہ سے زیادہ

روٹی اور کپڑا ابھی خرید لو لیکن امید ہے امریکہ اس قسم کی اطلاعات پر توجہ نہیں دیتا۔ وہ جانتا ہے بڑے بڑی باتیں کرتے ہیں۔ ان سے چھوٹی باتوں کی توقع نہیں۔ وہ کیوں کم قیمت کا لباس اور خوراک خرید کر سیلاب زدگان کو دیں گے۔ اس کیلئے فلاحی ادارے ہیں اور پھر پاکستانی ہیں جو ملک سے باہر رہتے ہیں یورپی ملک ہیں اور امریکہ۔ ان سب کے ہوتے ہوئے بڑے لوگ بڑے ہی کام کرتے ہیں۔ انہیں کاریں خریدنے دیں غیر ممالک میں زمین و جائیداد کا سودا کرنے دیں۔

ہماری قربانیوں کے پلڑوں میں توازن نہیں اور اب یہ کبھی ہو بھی نہیں سکتا۔ سوچنا چاہیے کہ اپنے آپ کو دہشت گردی کی اس جنگ سے کیسے آزاد کروانا ہے۔ جس کے لیے سب سے ضروری ہے کہ ہم ملکی و قومی مفادات کو سامنے رکھ کر تمام فیصلے خود کریں۔ جمہوریت کا علمبردار امریکہ جتنی مرضی ڈکٹیشن یا دھمکی دے مگر اصولوں پر سودے بازی نہ کی جائے۔ امریکہ تو خود زوال پزیر ہو رہا ہے۔ سپر پاور ہونے کا دعوی دار امریکہ کو یہ علم ہونا چاہے کہ مسلمانوں کے نزدیک سپر پاور صرف اور صرف اللہ تعالی کی بزرگ ترین ذات ہے۔ ہمیں صرف اندرونی معاملات ٹھیک کرنے ہونگے۔ پھر ہی ہم اپنے آپ کو مضبوط کر سکیں گے۔ جس طرح جسم کے اندر کمزوری ہو تو قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے

اور معمولی معمولی وبا، یا بیماری بھی جان لیوا ہو سکتی ہے اسی طرح اگر ہم داخلی معاملات میں کمزور ہو جائیں گے تو خارجی قوتیں آسانی سے حملہ آور ہو سکتی ہیں۔ داخلی معاملات کے بعد اپنے ہمسایہ ممالک سے تعلقات میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ اگر ہمیں ہمسایہ ممالک کا اعتماد حاصل ہو جائے تو دفاعی اخراجات میں کمی کر کے اس کو عوامی بہبود کے لیے خرچ کیا جا سکتا ہے۔ صرف ہمسایہ ممالک سے تعلقات کو بہتر کر لیا جائے تو امریکہ کی اس خطے میں قدرتی وسائل پر قبضہ کرنے کی خواہش کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ ویسے بھی اس دہائی کے آخر تک امریکہ کی نام نہاد سپر پاور کی بالا دستی ختم ہونے کو ہے۔ اسی اٹل حقیقت سے امریکہ جان چھڑانا چاہتا ہے۔ مگر ہر عروج را زوال......!!!!

امریکی حکمرانی کے آخری دس سال (۴)

کے مکینوں کے لیے صرف خطرے کی سرخ جھنڈی ہی لہلاتی نظر آتی ہے۔ یہاں کے مقامی شروع سے ہی مذہب، ثقافت، روایات، رسوم کے معاملات میں بڑے بنیاد اور انتہا پرست ہیں۔ یہ بھی سچ ہے کہ بنیاد پرستی یا انتہا پرستی کسی بھی جگہ اچھی نہیں مگر بنیاد پرست یا انتہا پسند ہونا کوئی گناہ یا جرم بھی نہیں۔

9/11 کے واقعے کے بعد مغربی میڈیا نے دنیا میں ایسا پرچار کیا کہ انتہاء پسند یا بنیاد پرست مسلمانوں کو بھی دہشت گردوں کے ساتھ ملا دیا گیا۔ جس کا اثر پوری

جلاوطن

England
Germany

سہیل احمد لون

sohailloun@gmail.com

دنیا کے مسلمانوں نے محسوس کیا۔ یورپ کے بہت سے ممالک میں خاص طور پر داڑھی والے مسلمانوں کو کام کے دوران کافی مشکلات پیش آئیں۔ کچھ نے تو اپنی داڑھی چھوٹی کر دی یا پھر ختم تا کہ ان پر انتہا پسندی اور دہشت گردی کی چھاپ نہ لگ جائے۔ دوسری طرف اگر دیکھا جائے تو دنیا میں ہر مذہب اور ملک میں انتہاء پسند اور بنیاد پرست موجود ہوتے ہیں۔ ان میں ہندو، مسلم، عیسائی، یہودی، پارسی سب ہی شامل ہیں۔ مگر صرف مسلمان کی شخصیت کو مشکوک کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ امریکی میڈیا کے تمام روح رواں جو یہودی بنیاد پرست ہیں ان کی ہر بات کو جو مسلمانوں کے خلاف ہو بائبل کا درجہ دیا جاتا ہے۔ یہ انتہاء پسندی کسی کو نظر کیوں نہیں آتی؟ پاکستان اور افغانستان میں بنیاد پرستوں اور انتہاء پسندوں کو اپنے مفادات کی خاطر عسکریت پسند بنایا جو مذکورہ اہداف حاصل کرنے کے بعد دہشت گرد قرار دے دیئے گئے مگر ان کو دہشت گرد بنانے والا کون ہے؟ دہشت گرد کی تعریف کیا ہے؟ دہشت گرد بنانے والے کو کیا کہنا چاہیے؟ کیا امریکہ اور اُس کے حواری دہشت گردی کی تعریف پر پورے اترتے ہیں؟

امریکہ کا رویہ ہمیشہ سے جارحانہ رہا ہے اور ہر معاملے میں معیار بھی دوہرا......! اگر کوئی اسلامی ملک ایٹمی طاقت بنے یا بننے کو کوشش کرے تو اس پر اقتصادی پابندیاں لگائی جاتی ہیں اس سے بھی تسلی نہ ہو تو جارحیت کا مظاہرہ بھی سفاکی سے کیا جاتا ہے۔ امریکہ خود بھی تو ایٹمی طاقت ہے اور ساری دنیا میں اسلحہ و بارود کا سب سے بڑا ڈیلر بھی۔ انڈیا اور اسرائیل کے لیے ضوابط کچھ اور...... پاکستان اور ایران کے لیے معیار کچھ اور......! ریمنڈ ڈیوس اور ڈاکٹر عافیہ کے واقعہ میں بھی اس کا دہرا معیار عیاں ہوا۔ کشمیر اور فلسطین میں جو ظلم و بربریت ہو رہی ہے اس میں ''امن کی اس فاختہ'' نے بچہ دینا تو دور کی بات کبھی انڈہ دینا بھی گوارہ نہیں کیا مگر افغانستان، عراق اور پاکستان میں اپنے پکے گھونسلے بنانے کا پلان مکمل کر چکا ہے۔ امریکہ اپنے شہریوں کی جان و مال کی حفاظت کے لیے اصول بناتا ہے مگر دوسرے ممالک میں بھی انسان بستے ہیں اس کیلئے شاید ہمیں اتنی دیر تک پھر انتظار کرنا ہوگا جب تک دنیا یک ستونی سے دوستونی نہیں ہو جاتی۔ اس بے رحم قاتل کو کوئی یاد دلانے کا حوصلہ بھی نہیں کرتا کہ دنیا میں انسانوں کے بنیادی حقوق یکساں ہیں۔ یہ کبھی دیکھنے میں نہیں آیا کہ امریکی فوج اپنے شہریوں پر گولیاں برسا رہی ہو۔ مگر دوسرے ملکوں کی افواج سے اس خواہش کا اظہار برملا کیا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے کوئی " انکار " کی جرات کر کے ''روزی'' میں برکت کو کم نہیں کرنا چاہتا۔ دہشت گردی کی اس جنگ میں بھی اپنی جارحانہ اور آمرانہ حکمت عملی کا تسلسل برقرار رکھا گیا ہے۔ اب تو حالات یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ امریکی دھمکیوں کی وجہ سے پاکستان کو آل پارٹیز کانفرس کا انعقاد کرنا پڑا۔ مگر جب تک ہم امریکہ کو اپنا " ان داتا" سمجھتے رہیں گے تو ایسی اے پی سیز کا کوئی فائدہ نہیں۔

چھ دہائیوں سے امریکی امداد لے کر بھی اگر عوام لوڈ شیڈنگ، بے روزگاری، مہنگائی اور صحت و تعلیم کی بنیادی سہولتوں کو ترس رہی ہے تو کیوں نہ پانچ سال کے لیے اس امداد کو خود پر حرام کر کے دیکھیں۔ ویسے ایسا کرنے سے عوام کو تو کوئی فرق پڑے گا نہیں کیونکہ یہ امداد ہمیشہ ان تک پہنچے سے قبل ہی مخصوص طبقات میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ہمارا سب سے بڑا المیہ ہی یہ ہے کہ جمع بالا دست طبقات کرتے ہیں اور تقسیم عوام ہو جاتے ہیں۔ امداد کو تو جس طبقے نے اپنے اوپر حلال کیا ہے بھلا وہ" نمک حرامی" کا مظاہرہ کرنے سے کیسے باز رہ سکتے ہیں اگر پانچ سال امداد کے بغیر لوڈ شیڈنگ، مہنگائی یا بے روزگاری میں کمی نہ بھی ہو تو کم سے کم امداد کے بغیر جینے کی عادت تو پڑ جائے گی اور یہ خوف بھی دل سے نکل جائے گا کہ ہم امداد کے بغیر جی نہیں سکتے۔ سب سے بڑھ کر خود انحصاری اور خودداری سے سر اٹھا کر جینے کی عادت بھی پڑ جائے گی کیونکہ جھکے ہوئے سر اپنے قدموں سے آگے نہیں دیکھ سکتے جو ترقی کی منزل طے کرنے کا واحد راستہ ہے۔ ویسے بھی امریکی امداد اور

غزل

امجد اسلام امجد

کہاں آ کے رکنے تھے راستے، کہاں موڑ تھا اسے بھول جا
وہ جو مل گیا اُسے یاد رکھ، جو نہیں ملا اُسے بھول جا
وہ ترے نصیب کی بارشیں کسی اور چھت پر برس گئیں
دل بے خبر مری بات سن، اُسے بھول جا اُسے بھول جا
میں تو گم تھا ترے ہی دھیان میں، تری آس تیرے گمان میں
صبا کہہ گئی مرے کان میں، مرے پاس آ اُسے بھول جا
کسی آنکھ میں نہیں اشک غم، ترے بعد کچھ بھی نہیں ہے کم
تجھے زندگی نے بھلا دیا تو بھی مسکرا، اسے بھول جا
نہ وہ آنکھ ہی تیری آنکھ تھی، نہ وہ خواب ہی ترا خواب تھا
دل منتظر تو یہ کس لئے ترا جاگنا، اسے بھول جا
یہ جو رات دن کا کھیل سا، اسے دیکھ، اس پہ یقین نہ کر
نہیں عکس کوئی بھی مستقل، سرِ آئینہ اسے بھول جا

The Nation
نیشن
لندن
جمعہ ۱۴/ اکتوبر۔ جمعرات ۲۰/ اکتوبر۔ ۲۰۱۱ء ۱۵۔ ذیقعدہ۔ ۱۴۳۲ھ

اسد
Leo
24 JUL - 23 AUG

گزشتہ ہفتہ آپ کیلئے بہت موزوں تھا مگر ہر روز شب برات نہیں ہوتی لہذا یہ ہفتہ ذرا مشکل حالات لئے ہوگا۔ آپ کی خواہشات بڑھ رہی ہیں لہذا آپ کے اخراجات بھی بڑھیں گے اور اس ہفتے کے وسط میں مالی توازن خراب ہوگا۔ اسی وجہ سے پریشانیاں لاحق ہونگی۔

میزان
Libra
24 SEP - 23 OCT

اس ہفتے آپ کا خوشگوار موڈ بہت سے معاملات خود بخود درست کر دیگا۔ باقی پرابلم آپ کے درست فیصلے سے صحیح ہو جائیں گے۔ اپنے فیصلے کرنے سے پہلے ٹھنڈے دل سے غور ضرور کیجئے۔ اب آپ کی محنت کا صلہ مل جانے کا وقت ہے۔

اس ہفتے آ...
بہت گہری...
تمنا رہے...
پر فیکشن...
اپنائیے کیونکہ وہاں برتن کھڑک جانے کا اندیشہ ہے۔

کاروباری معاملات پر آپ کو ملوکی کیفیت کا شکار ہیں۔